روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 12 فروری 2011ء 8 ربیع الاول 1432 ہجری 12 تبلیغ 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 36

اضافہ علم و معرفت کیلئے دعائیں

حضرت مسیح موعود کو 7 جون 1906ء کو یہ دعا الہام ہوئی۔

(1) رب ارنی انوارک الکلیۃ. اے میرے رب مجھے اپنے وہ انوار دکھا۔ جو محیط کل ہوں (تذکرہ:534)

(2) رب علمنی ما ھو خیر عندک (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 106)

ترجمہ: اے میرے رب مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔

(3) 20 جولائی 1907ء کو یہ دعا الہام ہوئی۔ رب ارنی حقائق الاشیاء

ترجمہ: اے میرے رب مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا۔ (تذکرہ صفحہ 613)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دنیا میں ہر یک ماتم زدہ ہے مگر ایماندار۔ دنیا میں ہر یک سوزش اور حرقت اور جلن میں گرفتار ہے مگر مومن۔ اے ایمان کیا ہی تیرے ثمرات شیریں ہیں کیا ہی تیرے پھول خوشبودار ہیں سبحان اللہ کیا عجیب تجھ میں برکتیں ہیں۔ کیا ہی خوش نور تجھ میں چمک رہے ہیں کوئی ثریا تک نہیں پہنچ سکتا مگر وہی جس میں تیری کششیں ہیں خدا تعالیٰ کو یہی پسند آیا کہ اب تو آوے اور فلسفہ جاوے ولا راد لفضلہ۔ منہ

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد5 صفحہ272)

ظاہر ہے کہ امر مقدم اور ایک بھاری مرحلہ جو ہمیں طے کرنا چاہئے وہ خداشناسی ہے اور اگر ہماری خداشناسی ہی ناقص اور مشتبہ اور دھندلی ہو تو ہمارا ایمان ہرگز منور اور چمکیلا نہیں ہو سکتا۔ اور یہ خداشناسی جب تک کہ رحیمیت کی صفت کے ذریعہ سے ہمارا چشم دید واقعہ نہ بن جائے تب تک ہم کسی طرح سے اپنے رب کریم کی حقیقی معرفت کے چشمہ سے آب زلال نہیں پی سکتے۔ اگر ہم اپنے تئیں دھوکا نہ دیں تو ہمیں اقرار کرنا پڑے گا کہ ہم تکمیل معرفت کے لئے اس بات کے محتاج ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ذریعہ سے تمام شکوک وشبہات ہمارے دور ہو جائیں اور خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل اور قدرت کی صفات تجربہ میں آ کر ہمارے دل پر ایسا قوی اثر پڑے کہ ہمیں ان نفسانی جذبات سے چھڑائے جو محض کمزوریٔ ایمان اور یقین کی وجہ سے ہمارے پر غالب آتے اور دوسری طرف رخ کر دیتے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ انسان اس چند روزہ دنیا میں آ کر بوجہ اس کے کہ خداشناسی کی پرزور کرنیں اس کے دل پر نہیں پڑتیں ایک خوفناک تاریکی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور جس قدر دنیا اور دنیا کی املاک اور دنیا کی ریاستیں اور حکومتیں اور دولتیں اس کو پیاری معلوم ہوتی ہیں اس قدر عالم معاد کی لذات اور خوشحالی حقیقی کی جستجو اس کو نہیں ہوتی۔ اور اگر کوئی نسخہ دنیا میں ہمیشہ رہنے کا نکلے تو اپنے منہ سے اس بات کے کہنے کے لئے طیار ہے کہ میں بہشت اور عالم آخرت کی نعمتوں کی خواہش سے باز آیا۔ پس اس کا کیا سبب ہے؟ یہی تو ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی قدرت اور رحمت اور وعدوں پر حقیقی ایمان نہیں۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 ص 244)

احمدی مصنفین رابطہ کریں

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

''ریسرچ سیل'' ایسی تمام کتب/اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام: ایڈیشن: مقام اشاعت : تاریخ اشاعت: ناشر/طابع: تعداد صفحات: زبان: موضوع:

فون نمبر آفس: 0092476214953
رہائش 0476214313
موبائل 03344290902
فیکس نمبر: 0092476211943
ای میل tahqeeqj@yahoo.com
tahqeeq@gmail.com
ayaz313@hotmail.com
(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

موضع سدّو کی ضلع گجرات میں نور صداقت کا ظہور اور احمدیت کا قیام

حضرت چوہدری جلال الدین صاحب جٹ وڑائچ رفیق بانی سلسلہ احمدیہ

مکرم نصراللہ خاں ناصر صاحب

گجرات (پنجاب) کے جنوب مغرب میں 12 کلومیٹر کے فاصلہ پر جو کالیاں قادرآباد روڈ پر سدّو کی اور جتو کی دو جڑواں گاؤں ہیں جو برلب سڑک واقع ہیں۔ یہ سڑک دریائے چناب کے قریب سے گزرتی ہوئی قادرآباد ہلال پور، تخت ہزارہ، کوٹ قاضی احمد نگر سے سرگودھا فیصل آباد کی سڑک سے ملتی ہے۔ جبکہ اس کے آثار کلری شاہ جیونہ اور جھنگ، شورکوٹ، ملتان تک ہیں اور یہ پرانی گزرگاہ دریائے چناب کے ساتھ ساتھ ہے۔

یہ گاؤں جس مردم خیز خطہ میں واقع ہے اس کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود کی مبارک زبان سے اس بارہ میں یہ الفاظ ہیں آپ فرماتے ہیں:۔

''سیالکوٹ، گجرات، گوجرانوالہ اور جہلم کے اضلاع کی سرزمین اپنے اندر اسلامی سرشت کی خاصیت رکھتی ہے۔ ان اضلاع میں بہت لوگوں نے حق کی طرف رجوع کیا ہے اور کثرت سے مرید ہوئے ہیں''۔

(اخبار بدر قادیان 7/اکتوبر 1906ء)

دونوں جڑواں گاؤں ایک روایت کے مطابق سدو اور جتو دو ناموں کی طرف منسوب ہیں جو گولا شخص کی بہنیں تھیں۔ مغلیہ دور حکومت کے ایک درویش صفت بزرگ شاہ جمال کی قبر بھی یہاں کے قبرستان میں ہے۔ اس گاؤں میں وڑائچ جٹ اور گوندل زمینداروں کی اکثریت ہے۔ باقی کچھ گھر پیشہ ور لوگوں کے ہیں۔ جبکہ ملحقہ گاؤں جتو کی میں بھی جاٹ زمیندار گھرانے ہیں۔ تعلیمی لحاظ سے پاکستان کے وجود میں آنے پر شاید ہی کوئی پرائمری تعلیم حاصل کر سکا ہو۔ ہر دو گاؤں میں کوئی پرائمری سکول تک نہ تھا جبکہ قریبی بڑے گاؤں جھیورانوالی میں پرائمری سکول تھا جو بعد میں مڈل سکول بنا۔ بچیوں کے لئے بھی واحد پرائمری سکول تھا۔

سدو کے گاؤں میں جماعت احمدیہ کے ریکارڈ کے مطابق چوہدری جلال الدین صاحب کو احمدیت قبول کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ چنانچہ اخبار بدر قادیان میں ہے۔

''جلال جٹ وڑائچ سدو کے گوجرات''

(اخبار بدر قادیان 9 مئی 1907ء صفحہ 7 کالم نمبر 5)

حضرت چوہدری جلال الدین صاحب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیق تھے اور میرے قریبی کلاس فیلو دوست چوہدری بشیر احمد صاحب (ڈپٹی ڈائریکٹر پاک ٹیلی کمیونیکیشن) ولد چوہدری غلام حیدر صاحب کے محترم دادا جان تھے۔ آپ سے پہلے حضرت مولوی امام الدین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ 1904ء کے نور صداقت سے فیض یاب ہو چکے تھے۔ جبکہ ایک روایت کے مطابق چوہدری ولی داد صاحب نے بھی بیعت کی تھی مگر یہ روایت کہ رفیق بانی سلسلہ تھے حتمی نہ ہے۔ اسی طرح اسی دور کے احمدی میاں سید احمد بھی تھے جو خاکسار کے نانا محترم تھے اور ان کے بیٹے میاں محمد حسین اور میاں اللہ لوک صاحب واسو بنگلا منڈی بہاؤالدین ابتدائی احمدی تھے۔

اسی زمانہ میں چوہدری رحمت خاں نمبردار چوہدری حاتم علی چوہدری رحمت خاں گوندل عرف بھائی میاں جن کے ایک پوتے مکرم طاہر احمد ابن مکرم عنایت اللہ صاحب مرحوم جماعت کے موجودہ صدر ہیں۔ جبکہ دو بیٹے جرمنی میں ہیں۔ جبکہ 1924ء میں چوہدری محمد حسین صاحب (جو ملاں محمد حسین صاحب) بوجہ سابق امام الصلوۃ ہونے کے معروف تھے) احمدی ہوئے اور اپنے اخلاص و ایمان میں بہت ترقی کی۔ آپ کے بیٹے چوہدری رشید احمد صاحب ربوہ اور چوہدری منیر احمد صاحب ایس ڈی او حال کینیڈا معروف ہیں۔ آپ کی نسل سے امین الرحمٰن صاحب استاذ الجامعہ جونیئر سیکشن اور مظفر احمد منصور مربی سلسلہ پوتے اور نواسے جبکہ ایک پوتی مکرم عبدالسمیع خاں صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ کی اہلیہ محترمہ ہیں۔

حضرت چوہدری جلال الدین رفیق بانی سلسلہ احمدیہ بڑے متقی اور فدائی احمدی تھے۔ آپ کے چار بیٹوں چوہدری غلام حیدر صاحب، چوہدری فضل احمد، چوہدری غلام رسول صاحب اور چوہدری اللہ دتا صاحب ہیں۔ ان بھائیوں کی نسل 175 افراد کے قریب ہے۔ آپ کے ایک پوتے چوہدری بشیر احمد صاحب ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کے ریٹائرڈ انجینئر (کراچی) ہیں جو آجکل نظارت امور عامہ ربوہ میں اعزازی طور پر شعبہ تنفیذ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جن کی بیگم محترمہ اختر بیگم مرحومہ بنت چوہدری سردار خاں نمبردار گولیکی موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ آپ کے دوسرے بیٹے مکرم شریف احمد صاحب اپنے گاؤں میں ہی زمیندارہ کرتے ہیں اور اپنے چچا فضل احمد صاحب کے داماد ہیں۔ حضرت چوہدری جلال الدین صاحب کی ایک بہو محترمہ رسول بی بی صاحبہ بعمر 95 سال وفات پاگئیں نہایت متقی اور مخلص غریبوں کی ہمدرد خاتون تھیں۔ اس وقت ان کے بیٹے بیٹیوں نواسے نواسیوں کو بہترین خدمت دین کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے حضرت چوہدری صاحب کی اولاد کو بھی دینی اور دنیوی اعتبار سے خاص خدمت سلسلہ کی توفیق مل رہی ہے۔

حضرت مولوی امام الدین صاحب رفیق بانی سلسلہ تا وفات ان جڑواں دیہات کے صدر جماعت احمدیہ رہے جب یہ الگ جماعت قائم نہ ہوئی تھی تو جماعت احمدیہ گولیکی کے ساتھ وابستہ تھی اور چندہ جات جماعت احمدیہ گولیکی میں ادا ہوتے تھے۔

گاؤں کی واحد مشترکہ مسجد میں جب سنی مسلمانوں نے بھی نماز ادا کرنی شروع کی اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے بھی ایک امام رکھ لیا تو احمدیہ جماعت نے ایک الگ بیت الذکر بنائی جس کے لئے گاؤں کے ساتھ ہی زمین حضرت چوہدری جلال الدین صاحب کے بیٹے مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب نے دے دی جس پر نامساعد حالات میں ماسٹر محمد اعظم صاحب (خاکسار کے بہنوئی) نے تعمیری اخراجات برداشت کئے بلکہ ہر دو کے وقار عمل سے اس کی تعمیر ہوئی۔ اس طرح جماعت احمدیہ کو اجتماعی بیت الذکر نصیب ہوئی۔ اب اسی جگہ پر معلم صاحب کی رہائش کے لئے ایک کوارٹر بھی تعمیر ہو چکا ہے اور جماعتی تعلیم و تربیت کا کام بہتر رنگ میں ہو رہا ہے۔

مولوی امام الدین صاحب رفیق بانی سلسلہ احمدیہ گولیکی، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی، حضرت چوہدری احمد الدین صاحب پلیڈر شادیوال اور دیگر رفقاء بانی سلسلہ احمدیہ کی نیک صحبت اور اثرات تھے جس سے سدو کی میں احمدیت مضبوط ہوئی اور اپنے اخلاص اور فدائیت میں ترقی کرتی گئی۔ تقسیم ملک (ہندو پاک) کے بعد حضرت مرزا شریف احمد صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) فرقان بٹالین کی بھرتی کے لئے اس گاؤں میں بھی گئے اور ایک نوجوان خاکسار کے بھائی مکرم غلام قادر صاحب کشمیر کے محاذ پر ملی خدمات کے لئے گئے۔

1957ء میں جب فتنہ منافقین کی طرف سے مخالفت شروع ہوئی تو معاندین کی موجودگی میں الفضل میں مرقومہ مضمون خاکسار نے پڑھ کر سنایا جس پر مخالفین بدحواس ہو کر میدان سے بھاگ نکلے یہ مبارک ساعت تھی کہ جب اس گاؤں سے پہلے واقف زندگی خدمت دین کے لئے سامنے آئے اور ایک دیرینہ خواب کو پورا کیا۔ خاکسار 27 نومبر 1958ء کو جامعہ احمدیہ میں داخل ہوا اور 6/اگست 1966ء کو شاہد کا امتحان پاس کر کے میدان عمل میں آ گیا۔ خاکسار کی والدہ محترمہ بہشت بی بی صاحبہ سب سے پہلی لجنہ اماء اللہ کی صدر 1956ء میں بنیں۔ جن کے دور میں لجنہ اماء اللہ کا مؤثر کردار رہا۔

حضرت جلال الدین صاحب کے ایک پوتے چوہدری ظہور احمد کے داماد محمد ولایت صاحب ابن رحمت خاں صاحب گوندل 1971ء کی پاکستان بھارت جنگ کے موقع پر کراچی میں شہید ہوئے۔ آپ نیوی میں ملازم تھے۔ حضرت چوہدری صاحب کی ایک نواسی مکرمہ رضیہ بیگم صاحب لجنہ اماء اللہ کی صدر کے طور پر خدمت بجا لا رہی ہیں۔

حضرت عبدالحی عرب صاحب

حضرت ملک مولا بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود بیان کرتے تھے کہ ایک صاحب عبدالحی عرب قادیان میں بہت دیر رہے تھے۔ انہوں نے ایک دن مجھے امرتسر میں بتایا کہ میں نے حضرت مسیح موعود کی ایک عربی تصنیف التبلیغ جو آئینہ کمالات اسلام کے ساتھ چھپی ہوئی ہے پڑھی۔ تو وہ عربی پڑھ کر میں نے کہا کہ ایسی فصیح عربی تو ایک عرب بھی نہیں لکھ سکتا۔ چہ جائیکہ ایک عجمی لکھے۔ اگر یہ عربی حضرت مرزا صاحب کی ہی لکھی ہوئی ہے تو وہ ضرور مامور من اللہ ہیں اور کہا کہ میں اس امر کی تحقیق کے لئے قادیان آیا اور حضرت صاحب سے دریافت کیا کہ کیا یہ آپ کی لکھی ہوئی کتاب ہے؟ فرمایا ہاں۔ اللہ کے فضل سے میں نے ہی لکھی ہے۔ میں نے کہا کہ اگر آپ ایسی عربی مجھے لکھ کر دکھلا دیں تو میں آپ کو صادق مامور من اللہ تسلیم کر لیتا ہوں۔ اللہ! اللہ! حضور نے کیا پاک جواب دیا۔ اگر کوئی غیر مامور ہوتا تو جھٹ لکھنے بیٹھ جاتا۔ حضور نے جواب دیا کہ یہ جو آپ طلب کرتے ہیں یہ ایک اقتراحی معجزہ ہے۔ جو سنت انبیاء کے خلاف ہے۔ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ میں تو تب ہی لکھتا ہوں جب میرا خدا مجھ سے لکھواتا ہے۔ پھر عرب صاحب نے مہمان خانہ میں بیٹھ کر ایک عربی خط لکھ کر حضور سے چند باتیں پوچھیں حضور نے عربی میں جواب دیا تو عرب صاحب کی تسلی ہو گئی اور بیعت کر لی۔

(رفقائے احمد جلد 1 ص 141)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

پیشگوئی مصلح موعود کی علامتوں میں سے ایک عظیم الشان علامت کا بیان

ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

قسط دوم آخر

خدا کا سایہ

پیشگوئی کا یہ حصہ کہ خدا کا سایہ اس پر ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و ناصر ہوگا اور دشمنوں کے حملہ سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے اس الہام کے مطابق دشمن کے ہر حملہ سے آپ کو محفوظ رکھا اور ہمیشہ ہر معاملہ میں آپ کی تائید و نصرت فرمائی۔ چنانچہ ایک دفعہ احرار کی شورش کے ایام میں جبکہ حضور اپنی کوٹھی دارالحمد میں تھے، ایک پٹھان لڑکا آپ کے مکان پر آیا اور اس نے پیغام بھجوایا کہ میں حضور سے ملنا چاہتا ہوں۔ حضور باہر نکلنے ہی والے تھے کہ شور بپا ہوا، جب معلوم کیا گیا تو پتہ لگا کہ یہ لڑکا قتل کے ارادہ سے آیا تھا مگر ایک مخلص دوست عبدالاحد صاحب نے یہ محسوس کر کے کہ وہ کسی خطرناک ارادہ سے آیا ہے اسے پکڑا اور اس سے پوچھ گچھ کی تو اس نے تسلیم کیا کہ میں واقعہ میں قتل کرنے کی نیت سے آیا تھا اور اس سے چھرا بھی برآمد ہو گیا۔

(انوار العلوم 17 ص 216، 629)

اسی طرح ایک دفعہ حضور جلسہ سالانہ میں تقریر فرما رہے تھے تو کسی شخص نے ایک ملائی کی پیالی پکڑائی اور کہا کہ یہ جلدی حضرت صاحب تک پہنچا دیں کیونکہ حضور کو تقریر کرتے کرتے ضعف ہو رہا ہے۔ چنانچہ لوگوں نے جلدی جلدی ملائی آگے پہنچانی شروع کر دی اور وہ سٹیج پر پہنچ گئی۔ سٹیج پر کسی دوست کو خیال آیا تو اس نے احتیاطاً وہ ملائی چکھ لی، تو اس کی زبان کٹ گئی، تب معلوم ہوا کہ اس میں زہر ملی ہوئی ہے۔ اس طرح خدا کے سایہ کے نتیجہ میں حضور دشمن کے اس وار سے بھی محفوظ رہے۔ (انوار العلوم جلد 17 ص 217، 628)

ایک دفعہ ایک شخص حضرت امّ طاہر کی دیوار پھاندتے ہوئے پکڑا گیا۔ تحقیق سے پتہ چلا کہ وہ بھی قتل کی نیت سے ہی آیا تھا۔

(انوار العلوم جلد 17 ص 217، 630)

ایک دن آپ کے گھر میں جو دودھ تھا اس کے متعلق آپ کی ایک بیوی کو شبہ پیدا ہوا کہ کسی نے دودھ میں کچھ ڈال دیا ہے۔ اس شبہ کی وجہ سے انہوں نے کہہ دیا کہ اس دودھ کو استعمال نہ کیا جائے۔ ایک عورت جسے اس کا علم نہیں تھا اس نے وہ دودھ پی لیا، نتیجتاً اسے متواتر قے آنے لگی، جس سے معلوم ہو گیا کہ جو شبہ کیا گیا تھا وہ درست تھا۔ (انوار العلوم جلد 17 ص 630)

اب دیکھیں کہ دشمنوں نے آپ کو قتل کرنے کی کس طرح مختلف رنگ میں کوششیں کیں مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر کوشش میں ناکام کرتے ہوئے اس بات کو ثابت فرما دیا کہ واقعۃً آپ کے سر پر خدا کا سایہ تھا۔

قبولیت دعا کا نشان

حضرت مسیح موعود نے مومن کامل کی تیسری نشانی یہ بیان فرمائی ہے کہ مومن کامل کی اکثر دعائیں قبول کی جاتی ہیں اور اکثر ان دعاؤں کی قبولیت کی پیش از وقت اطلاع بھی دی جاتی ہے اور خدا کا سایہ سر پر ہونے کے ایک معنی یہ بھی تھے کہ خدا تعالیٰ اس موعود بیٹے کی دعائیں کثرت سے سنے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو جو قبولیت بخشی اس کے گواہ نہ صرف احمد بلکہ ہزاروں عیسائی، ہندو اور دوسرے لوگ بھی گواہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور ان کو مشکلات کے بھنور سے نکالا۔

مردہ زندہ ہونا

قبولیت دعا کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کے ایک ڈاکٹر مطلوب خان گزشتہ جنگ میں میدان جنگ میں گئے ہوئے تھے...... تھوڑا ہی عرصہ کے بعد ان کے بھتیجے نے میرے بھائی میاں شریف احمد صاحب سے ذکر کیا میرے چچا کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ ان لوگوں کو گورنمنٹ کی طرف سے یہ تار آئی ہے کہ ڈاکٹر مطلوب خاں جنگ میں مارے گئے ہیں۔ ان کے والدین چونکہ انہی دنوں میں مجھے مل کر گئے تھے اور میں نے ان کے بڑھاپے اور کمزوری کی حالت کو خود دیکھا تھا اس لئے مجھے یہ خبر سن کر بہت افسوس ہوا اور میں نے دعا کی کہ ”یا الٰہی ڈاکٹر مطلوب خاں زندہ ہوں“۔

مگر دعا کرتے وقت مجھے خیال بھی آیا کہ گورنمنٹ کی طرف سے یقینی اطلاع ملنے کے بعد اس دعا کے کیا معنی ہیں۔ مجھے چاہیے کہ اپنے نفس کو اس دعا سے روکوں مگر پھر بھی میں دعا کرتا گیا اس پر مجھے رویا میں دکھایا گیا کہ اطلاع آئی ہے کہ ڈاکٹر مطلوب خاں زندہ ہیں اور تین دن کے بعد زندہ ہو گئے ہیں، میں نے اپنے بھائی مرزا شریف احمد صاحب سے ذکر کیا اور انہوں نے مطلوب خاں کے چچا زاد بھائی کو بتایا اور انہوں نے اپنے چچا کو لکھ دیا اور آخر ڈاکٹر صاحب کا اپنا تار ان کے والدین کو ملا کہ میں زندہ ہوں۔ اس پر سب حیران تھے کہ گورنمنٹ کی اطلاع تھی کہ مارے گئے اور ان کی تار یہ ہے کہ میں زندہ ہوں۔

(انوار العلوم جلد 17 ص 269، 270)

مخالفانہ حالات کے باوجود ترقی

حضرت برکت علی خان صاحب جماعت شملہ کے امیر اور معزز سرکاری عہدہ پر فائز تھے۔ آپ کو اہم جماعتی خدمات کی توفیق ملی اور حضور نے متعدد باران کے کام کی تعریف فرمائی۔ وہ غیر معمولی بلکہ مخالفانہ حالات میں ملازمت میں ترقی حاصل کرنے کا روح پرور واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

”میں ڈائریکٹر جنرل صاحب انڈین میڈیکل سروس شملہ دفتر میں ملازم تھا۔ 1928ء کا واقعہ ہے۔ جب میں ابھی ملازمت میں ہی تھا کہ حضرت (خلیفۃ المسیح الثانی) نے درس قرآن شریف کا اعلان فرمایا اور میں بھی استفادہ کی غرض سے رخصت لے کر آ گیا اور درس میں شامل ہوا۔ چونکہ میری عمر 55 سال سے تجاوز کر چکی تھی اور میں ملازمت کی حد بھی پوری کر چکا تھا اس لئے میں نے اپنے دفتر کے چیف سپرنٹنڈنٹ سے جو ایک انگریز تھا زبانی کہہ دیا کہ میرا اب واپس آنے کا ارادہ نہیں اور رخصت ختم ہونے پر میں پنشن کی درخواست کر دوں گا۔ درس ختم ہونے پر میں نے حضور کی خدمت میں اپنے پنشن کے ارادہ کا اظہار کیا تو حضور نے فرمایا کہ ابھی اور ملازمت نہیں کر سکتے؟ میں نے عرض کیا کر سکتا ہوں فرمایا پھر ابھی واپس جاؤ اور جتنی اور ملازمت ہو سکتی ہے کرو۔

میں نے اسی وقت چیف سپرنٹنڈنٹ صاحب کو لکھ دیا کہ میں واپس آ رہا ہوں۔ اس اثناء میں گورنمنٹ کی طرف سے گریڈ میں اضافہ منظور ہو گیا تھا اور سینئر ہونے کی وجہ سے میرا ترقی کا حق تھا۔ مگر جب میں واپس گیا تو چیف سپرنٹنڈنٹ صاحب نے کہا کہ تمہارے لئے ترقی کی سفارش نہیں ہو سکتی کیونکہ اول تو تم رخصت پر جاتے ہوئے کہہ گئے تھے کہ تم پنشن لے لو گے۔ دوسرے چونکہ تمہاری عمر 55 سال سے زیادہ ہو چکی ہے تم ترقی سے پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ سوم جب تمہاری عمر اور ملازمت دونوں کی معمولی حد گزر چکی ہے تو اب ترقی کا فائدہ کسی دوسرے کم عمر والے کو ملنا چاہئے۔ میں نے بہتیرا کہا کہ جن حالات میں میں گیا تھا وہ بدل گئے ہیں اس لئے میں واپس آ گیا ہوں اور گو عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے میں پورا فائدہ ترقی سے حاصل نہیں کر سکتا مگر جو میرا حق ہے وہ مجھے ملنا چاہیے۔ لیکن وہ نہ مانے اور انہوں نے مجھ سے نیچے کے ایک دوسرے آدمی کی سفارش کر دی۔ میرے لئے یہ مشکل تھی کہ ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل صاحب جن کے ہاتھ میں عملہ کے اس قسم کے جملہ معاملات تھے وہ رخصت پر تھے اور ان کی جگہ جو افسر عارضی طور پر کام کر رہا تھا وہ مجھے جانتا نہیں تھا علاوہ اس کے ہماری برانچ کے جو افسر اعلیٰ تھے یعنی پبلک کمشنر صاحب گورنمنٹ انڈیا بھی رخصت پر گئے تھے اور نئے صاحب سے نہ تو مجھے ذاتی طور پر زیادہ ملاقات کا موقع ملا تھا اور نہ وہ میرے کام سے پوری طرح واقف تھے اس لئے میں ان سے امداد حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ ان حالات میں مجھے کامیابی کی کوئی امید نہیں تھی، آخر میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں دعا کے لئے لکھنا شروع کیا اور روزانہ بلا ناغہ کئی دن لکھتا رہا۔ چند روز کے بعد ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل صاحب نے میری درخواست پر اس معاملہ کو پبلک ہیلتھ کمشنر صاحب کے واپس آنے تک ملتوی کر دیا اور مجھے امید ہو گئی کہ حضور کی دعا کی قبولیت کے آثار شروع ہو گئے ہیں اور میں انشاء اللہ ضرور کامیاب ہو جاؤں گا۔ تھوڑے دنوں کے بعد ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل صاحب اچانک رخصت سے واپس آ گئے۔ اتنے میں ایک تیسرے آدمی نے درخواست دے دی کہ جب تک ان دونوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہوتا عارضی طور پر مجھے ترقی دی جائے۔ جب مجھے اس بات کا پتہ لگا تو میں نے روزانہ بجائے خط لکھنے کے حضور کی خدمت میں تار دینا شروع کر دیا۔ یہ ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل صاحب اس بات میں مشہور تھے کہ وہ زیادہ نہیں لکھا کرتے تھے اور ان کے فیصلے بہت مختصر ہوتے تھے۔ مگر جب یہ معاملہ ان کے پاس گیا تو انہوں نے میرے حق میں قریباً ڈیڑھ صفحہ لکھا جس میں یہ ذکر تھا کہ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں جب پبلک ہیلتھ کمشنر صاحب دورہ پر جاتے تھے تو اس کا کام براہ راست میرے سامنے آتا تھا۔ یہ بہت اچھا کام کرنے والا ہے اور گو عمر رسیدہ ہونے کے باعث ترقی سے پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتا مگر خواہ کس قدر بھی فائدہ ملے اسے محروم نہیں کیا جانا چاہئے۔ پبلک ہیلتھ کمشنر صاحب کے انتظار کی ضرورت نہیں جس تاریخ سے ترقی واجب ہوتی ہے اسے فوراً دے دی جائے۔

معاملہ چونکہ اہم تھا اور چیف سپرنٹنڈنٹ صاحب کی رائے کے خلاف تھا۔ اس لئے انہوں نے آخری منظوری کے لئے ڈائریکٹر جنرل

صاحب کے پاس بھیج دیا میں نے ابھی چار دن متواتر دعا کے لئے تار دیا کہ ڈائریکٹر جنرل صاحب نے سفارش منظور کرتے ہوئے مجھے ترقی دے دی۔ سرکاری دفاتر میں ترقی وغیرہ کے عجیب عجیب واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ مگر جن حالات میں مجھے ترقی ملی ذرا اس میں شک نہیں کہ وہ حضرت (خلیفۃ المسیح الثانی) کی دعا کی قبولیت کا ایک خاص نشان ہے۔ چنانچہ اسی وقت ہمارے دفتر کے ایک ہندو صاحب نے مجھے کہا خانصاحب ہم تو پہلے ہی جانتے تھے کہ آپ ترقی لے جائیں گے کیونکہ آپ کا پیر بڑا زبردست ہے۔

اس کے بعد میں نے چار سال اور ملازمت کی اور 1932ء میں پنشن لے کر حضرت مسیح موعود کے منشاء مبارک کے مطابق قادیان دارالامان میں سکونت پذیر ہوگیا۔

(الفضل 28 دسمبر 1939ء صفحہ 52)

گلٹی غائب ہوگئی

مکرم محمد عمر بشیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ”1956ء میں میرے والدین ڈھاکہ سے کراچی آئے ہوئے تھے۔ حضور بھی ان دنوں کراچی میں تشریف فرما تھے۔ حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ میرے والد صاحب کو گلے میں کئی دنوں سے سخت تکلیف تھی۔ معروف ڈاکٹروں نے اس تکلیف پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا کہ آپریشن ہی اس کا علاج ہے لیکن آپریشن بھی کم ہی کامیاب ہوتا ہے۔ ملاقات کے دوران حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی تو حضور نے فرمایا اچھا میں دعا کروں گا۔ والدہ صاحبہ نے عرض کیا کہ حضور! ان کو یہاں تکلیف ہے حضور نے جب نظر اُٹھائی اور گلے کو دیکھا تو والدہ صاحبہ کہنے لگیں حضور ابھی دعا کر دیں حضور مسکرا دیئے اور دعا کی۔ حضور کے توجہ فرمانے کا نتیجہ یہ نکلا کہ میرے والدین ابھی حضور کی کوٹھی سے باہر ہی نکلے تھے کہ والد صاحب کہنے لگے مجھے آرام محسوس ہوتا ہے اور جب گلے پر ہاتھ رکھ کر دیکھا تو نہ وہاں گلٹی تھی اور نہ ہی درد تھا۔“

مقدمہ قتل سے بریت

دریائے بیاس کے کنارے واقع گاؤں بھٹیاں کے نمبردار ایک سکھ تھے انہوں نے بیان کیا کہ مجھ پر قتل کا جھوٹا مقدمہ چلایا گیا جس پر بہت پریشانی ہوئی۔ بعض احمدی دوستوں کے کہنے پر میں قادیان آیا اور حضور سے مل کر حالات بیان کر کے دعا کے لئے عرض کی۔ مرزا صاحب نے میرا نام دریافت کیا اور بغیر کوئی مزید بات کہے گھر تشریف لے گئے میں نے دوستوں سے کہا کہ حضور نے صرف میرا نام دریافت کیا ہے لیکن دعا کا وعدہ نہیں کیا انہوں نے کہا کہ حضور ضرور دعا کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کے طفیل آپ کو بری کر دے گا۔ پھر میں گاؤں چلا گیا چند دن بعد میں نے خواب میں عدالت میں خود کو دوسرے ملزموں کے ساتھ دیکھا۔ مجسٹریٹ نے صرف مجھے آواز دے کر پکارا کسی اور کو نہیں بلایا۔ چند دن بعد جب عدالت میں پیشی ہوئی تو بعینہٖ ایسا ہی ہوا کہ مقدمہ کے دوران مجسٹریٹ نے صرف میرا نام لے کر پیش ہونے کے لئے آواز دی۔ اس کے بعد جتنی پیشیاں بھی ہوئیں سب میں مجسٹریٹ نے صرف میرا نام لے کر پکارا جبکہ باقی ملزمان بھی میرے ساتھ ہی کھڑے ہوتے تھے یہ دیکھ کر میرے وکیل نے تو کہہ دیا کہ باقیوں میں سے شاید کوئی بری ہو جائے لیکن تمہیں ضرور سزا ملے گی۔ مگر خدا کی شان کہ جب فیصلہ سنایا گیا تو صرف میں ہی بری کیا گیا جبکہ باقی تمام ملزموں کو سزا ہوگئی“۔

مکرم شیخ فضل حق صاحب آف واہ کینٹ نے بیان کیا کہ ”1948ء میں میری اہلیہ کی بیماری طوالت پکڑ گئی۔ سول ہسپتال راولپنڈی کے ڈاکٹر نے بہت مہنگے ٹیکے تجویز کئے جو پچاس روپے میں پانچ آتے تھے اور صبح و شام لگتے تھے میری مالی حالت ٹھیک نہیں تھی، بڑا پریشان ہو کر حضور کو دعا کے لئے خط لکھا۔ تو ایک دم لیڈی ڈاکٹر نے کہا کہ ایکسرے کروالیں پھر مزید علاج ہوگا۔ اگلے روز ہی میں بیوی کو لے کر ہسپتال پہنچا۔ ایکسرے کروایا اسی روز حضور کا جواب موصول ہوا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اہلیہ کو مکمل صحت دے گا اور دیگر مشکلات کو بھی حل کرے گا دل کو تسلی ہوئی ایکسرے لے کر لیڈی ڈاکٹر کے پاس گیا۔ اس نے دیکھ کر کہا کہ آپ کی اہلیہ بالکل ٹھیک ہیں آپ کو مبارک ہو“۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 ستمبر 2002ء)

محترم ڈاکٹر شاہ نواز خاں صاحب بیان کرتے ہیں ”1946ء میں عاجز جاپان میں مقیم تھا اور فوج میں کیپٹن تھا۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک مجلس میں اپنے ایک رویا کے تعلق میں میرے والد صاحب مرحوم چوہدری مولا بخش صاحب بھٹی کا نام لیا اور تعارف کے طور پر فرمایا ”یعنی میجر ڈاکٹر شاہ نواز صاحب کے والد مرحوم“ حالانکہ عاجز اس وقت کیپٹن تھا۔ جنگ ختم ہو چکی تھی۔ مگر حضور کے نام سے میجر کا رینک کہلوایا گیا جو ایک پیشگوئی تھی جو 1952ء میں آکر پوری ہوئی کہ سخت ناموافق حالات میں عاجز کو دوبارہ کمیشن ملا اور ترقی کے امتحان وغیرہ کی روکیں اللہ تعالیٰ نے دور کر دیں۔ عاجز کو زندہ رکھا۔ تقسیم ملک ہوئی۔ باوجود بینائی کی کمزوری کے میڈیکل بورڈ نے پاس کر دیا۔ غرضیکہ بیسیوں اسباب تھے جن پر کسی انسان کو کنٹرول نہیں ہو سکتا وہ سب مولیٰ کریم نے پیدا کئے تا اس مقبول بندہ کے منہ کا قول پورا کرے۔ چنانچہ حضور کے اس قول پر میرے بعض عزیزوں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اب آپ میجر ہو کر ہی رہیں گے“۔

”1949-50ء کی بات ہے۔ حضور کوئٹہ میں تشریف فرما تھے۔ مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سے ایک دن آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا ڈاکٹر شاہنواز صاحب کی تنخواہ ایک ہزار روپیہ ہے؟ ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا۔ حضور پختہ معلوم نہیں۔ وہ سینئر کیپٹن ہیں 700 سے زیادہ نہ ہوگی۔ واقعی اس وقت عاجز کی تنخواہ سات سو ہی تھی۔ 1952ء میں جب میں میجر ہوا تو مہنگائی الاؤنس ملا کر بھی 975 روپے بنتے تھے۔ جس میں کسی اضافہ کی بظاہر امید نہ تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک پاک بندے کا قول پورا کرنے کے لئے تمام فوجی افسروں کو 25 روپے کا خاص الاؤنس دلوایا اور اس طرح میری تنخواہ پورے ایک ہزار روپے ہوگئی۔ فالحمدللہ“ (ماہنامہ خالد دسمبر 1964ء)

اب دیکھیں اللہ تعالیٰ کے مسیح نے کامل مومن کی جو نشانیاں اپنی کتاب میں بیان فرمائی تھیں وہ ایک ایک کر کے آپ کی ذات والا صفات میں آفتاب نیمروز کی طرح جلوہ دکھا رہی ہیں۔ آپ کو اپنی مرادات اور دوستوں کے مطلوبات کے بارہ میں بشارتیں عطا ہوئیں۔ دنیا میں نازل ہونے والی قضا وقدر اور دنیا کے بعض افراد مشہور پر کچھ ہونیوالی تغیرات سے بھی آپ کو خبر دی گئی۔ آپ کی اکثر دعائیں (جن کی قبولیت کی آپ کو قبل از وقت اطلاع دی گئی) بپایۂ قبولیت کو پہنچیں۔ آپ پر قرآن کریم کے دقائق و معارف جدیدہ و لطائف و خواص عجیبہ کھولے گئے کہ باوجود بار بار کی دعوت مقابلہ کے کوئی مرد میدان سامنے نہ آیا۔

ان سب امور کے ہوتے ہوئے کون ہے جو اس سے انکار کر سکے کہ آپ ہی وہ موعود بیٹے ہیں جن کی الہام الٰہی میں بشارت دی گئی جن کی زندگی کا لمحہ لمحہ الہام الٰہی کے مطابق گزرا اور جن کی دنیا سے واپسی بھی الہام الٰہی کے مطابق ہوئی۔ چنانچہ 1944ء میں حضور کو ایک رویا میں بار بار اکیس اکیس کا لفظ بتا کر واضح کیا گیا کہ آپ کی عمر کے اب اکیس سال باقی رہ گئے ہیں۔ چنانچہ اس رویا کے عین مطابق ٹھیک اکیس سال بعد 1965ء میں آپ اس دارفانی سے دارالبقاء کی طرف کوچ کر گئے۔

(رویا و کشوف سیدنا محمود صفحہ 203)

اور وہ وقت بھی جب آپ کو خدا کی طرف بلایا گیا بہترین وقت اور حضرت مصلح موعود کے اس الہام کے مطابق تھا۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:

”یہ اللہ تعالیٰ کا احسان کہ اس نے مجھے یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے کاموں کو پورا کرے گا اور میرا انجام نہایت خوش ہوگا چنانچہ 1942ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً فرمایا...... کہ حسن کی موت بہترین موت ہوگی اور ایسے وقت میں ہوگی جو بہتر ہوگا۔ اس الہام میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ذات کے ساتھ تعلق رکھنے والی پیش گوئیوں کو پورا کرے گا اور میرا انجام بہترین ہوگا اور جماعت میں کسی قسم کی خرابی پیدا نہ ہوگی۔ فالحمد للہ علی ذالک“۔ (تفسیر کبیر جلد نمبر 10 ص 571)

چنانچہ آپ کی وفات پر تمام جماعت سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح متفق و متحد اور بنیان مرصوص کی طرح مضبوط تھی۔

بقیہ صفحہ 6۔ ادویہ سازی میں مسلمانوں کی اختراعات

غافقی، رازی، ابن سینا، ادریسی کی نباتات پر تحقیقات کا ذکر کیا۔ اس نے نباتات کی معرفت، حصول، ناموں کی قسموں کے اختلاف، مقام پیدائش پر روشنی ڈالی۔ اس کتاب میں 1400 دواؤں کا تذکرہ ہے۔ ان میں سے 200 کے قریب جڑی بوٹیاں اس سے قبل نامعلوم تھیں۔ ہر جڑی بوٹی اور دوا کا نام یونانی، لاطینی، فارسی، اور عربی میں درج ہے۔ کتاب میں 150 مسلمان عالموں و اطباء کے حوالے اور بیس یونانی اطباء کے حوالے دئے گئے ہیں اور ان کی تصنیفات میں موجود غلطیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس کا لاطینی ترجمہ 1758ء میں اٹلی سے شائع ہوا۔ عربی میں اس مستند کتاب کا اردو ترجمہ ہو چکا ہے۔ ادویہ کا ذکر ان کی شفایابی اور تاثیر کی نسبت سے کیا گیا ہے۔ یہ کتاب یورپ میں پانچ سو سال تک نباتیات پر مستند ماخذ سمجھی جاتی رہی۔ اس کی تیسری کتاب کلام فی النبات کا ہسپانوی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس کی کوششوں سے دواسازی میں نئے اضافے ہوئے۔ اس نے علم نباتات کو ترقی کے آسمان تک پہنچا دیا۔ اس کی دوسری مشہور تصنیف کتاب المغنی فی ادویہ المفردہ ہے۔ سرطان سے علاج کیلئے اس نے جڑی بوٹیوں سے علاج کیلئے ایک ہربل ڈرگ ہندبیا Hindiba بنائی۔ اس نے کہا کہ اس دوائی میں اینٹی کینسر خواص ہیں جس کے ذریعہ دیگر ناسوروں کا علاج بھی ممکن ہے۔ 1997ء میں اس دوائی کو جان سنائی ڈر John Snyder نے پیٹنٹ کیا تھا۔ عجیب بات ہے کہ ابن بیطار نے الغافقی کی امراض العین پر مکمل کتاب کو اپنی شاہکار کتاب میں ہو بہو نقل کر دیا تھا۔

ابن بیطار کی کتاب الجامع المفردہ سے اکتساب فیض کرتے ہوئے بعد میں آنیوالے ادویاء پر کتابیں لکھیں جن میں سے ایک ہندوستان کا اٹھارویں صدی کا محمد حسین ابن محمد ہادی العلوی تھا۔ وہ بذات خود ایک ہندوستانی ماہر ادویہ کا پوتا تھا۔ اس کے ایک سو سال بعد قاہرہ میں ابن عطار ہوگزرا جس نے عملی دواسازی پر کتاب لکھی۔ ابن عطار ایک ماہر دواساز تھا جس نے یہ کتاب اپنے بیٹے کے نام سے معنون کی، جو خود بھی دواساز تھا اور والد کی ضعیف العمری میں اس کی تجارت کا خیال رکھ رہا تھا۔

دواسازی کے میدان میں جو کردار اسلامی حکماء، اطباء، سائنسدانوں، مصنفوں نے اس پیشہ کو طب سے الگ شناخت بنانے میں ادا کیا اس کا ذکر اس مضمون میں کیا گیا ہے۔ مسلمان دوا سازوں کا ورثہ ہر اس طبی نسخہ میں نظر آتا ہے جو آج ہم استعمال کرتے ہیں، ہر طبی لائسنس میں، ہر شربت اور دوائی جو مسلمان دواسازوں نے بنائی یا استعمال کی، اور جس سے انسانیت آج بھی مستفیض ہو رہی ہے۔

NAS 1466

مکرم محمد زکریا ورک صاحب کینیڈا

ادویہ سازی میں مسلمانوں کی اختراعات

ابن عثال

اسلامی دنیا میں علم الادویہ کے میدان میں پہلا شخص جس نے کوئی علمی کام اس فیلڈ میں کیا وہ حضرت امیر معاویہؓ کا ذاتی طبیب ابن عثال تھا۔ اس کو زہروں کی اقسام اور ان کے تریاق بنانے میں مہارت حاصل تھی۔ عجیب بات ہے کہ حضرت معاویہؓ کے دور حکومت میں بہت سارے مشہور و معروف اشخاص پراسرار رنگ میں دنیا سے کوچ کر گئے تھے۔ ابن عثال کی موت بھی زہر سے ہوئی تھی۔ وہ زہر بنانے اور ان کے تریاق تیار کرنے میں ماہر کیمیا دان تھا۔ ابو الحکم دمشقی بھی نصرانی طبیب تھا جس کو زندہ اجسام میں پیدا ہونیوالے زہر کی بجائے شفائیات میں دسترس حاصل تھی۔ وہ دوسرے اموی حکمران زید بن معاویہ کا ذاتی طبیب تھا۔

خالد بن یزید (وفات 704ء) کو اسلامی دنیا کا سب سے پہلا کیمیادان مانا جاتا ہے۔ اس کے دل و دماغ پر شاہانہ تکلفات بوجھ تھے اس لئے تخت سے محروم رہا۔ 683ء میں جب اس کا رشتہ دار مروان خلیفہ بن گیا تو اس نے اسکندریہ کے کیمیادان میری آنوز Marianos کو دمشق بلوا بھیجا تا وہ اس کو کیمیا کا علم سکھا سکے۔ سونا بنانے کی دھن میں اس نے جڑی بوٹیاں بھی جمع کیں اور تجربات کئے لیکن سونا نہ بن سکا۔ پرنس خالد بن یزید کی نگرانی میں اموی دور خلافت میں کتابوں کے عربی تراجم کا کام شروع ہوا تھا۔ چونکہ اس کو کیمیا سے شغف تھا اس لئے اس نے مصر میں رہنے والے یونانی حکماء کی خدمات حاصل کر لیں۔ اس نے ان مترجمین کو بڑی بڑی رقوم عوضانہ کے طور پر دیں اور انہوں نے طب، کیمسٹری اور نجوم پر مصری و یونانی کتابیں ترجمہ کر ڈالیں۔ علم ہیئت میں اس نے دھات کا ایک کرہ بنوایا جو اس کی دی ہوئی ہدایات کے مطابق تیار کیا گیا تھا۔

خالد بن یزید کا ہم عصر شہرہ آفاق کیمیادان **جابر ابن حیان** (وفات 815ء) تھا جس نے کیمیا کو بطور پیشہ کے اپنا کر اس میں مایہ ناز اضافے کئے تھے۔ اس کی بے شمار تصنیفات میں سے کتاب الرحمہ قابل ذکر ہے جس میں یونانی، اور ہندوستانی طبی نظریات کو پیش کیا گیا تھا جو مصر اور شام میں قبولیت کی سند حاصل کر چکے تھے۔ عربی میں تراجم کا کام اگرچہ بنوامیہ کے عہد میں شروع ہو گیا تھا مگر بنو عباس کے دور حکومت میں تراجم کا کام بام عروج تک پہنچ گیا۔ نویں صدی دراصل اسلامی علم و فضل کے زریں دور کی صدی ہے جب مسلمان عالموں نے طبیعی سائنسوں میں خود اضافے کرنے شروع کئے تھے۔ جہاں تک علم الادویہ کا تعلق ہے اس کے پروان چڑھنے میں تین وجوہات کارفرما تھیں: ادویاء کا تقاضا اور ان کی مارکیٹ میں دستیابی، ادویاء کے ماہرین کی بلوغیت، اور جاننے کی خواہش یا دانشی جستجو۔

یوحنا ابن مساویح، ہارون الرشید کے دور خلافت میں طبیب تھا جس کو خلیفہ ہارون نے حکم دیا کہ وہ طب پر یونانی کتابوں کے عربی میں تراجم کرے۔ **حنین ابن اسحٰق** دور عباسی کا سب سے عظیم المرتبت ترجمہ نگار تھا۔ اس کو شامی، یونانی اور عربی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ اس نے کثیر تعداد میں سائنسی کتابوں کے تراجم عربی میں کئے، جن میں بقراط اور جالینوس کی کتابیں شامل تھیں۔ اس کی وفات کے بعد تراجم کا کام اس کے بھانجے اور شاگردوں نے جاری رکھا۔ **ثابت ابن قرۃ** نے طب کے گوناگوں موضوعات پر قلم اٹھایا، اور اس کے علاوہ فلاسفی اور علم ہیئت پر بھی اظہار خیال کیا۔ ہندوستانی عالم منکا نے سنسکرت سے کتابوں کے تراجم کئے اور ہندوستانی طبیب شانق کی زہروں پر کتاب کا ترجمہ بھی کیا۔ **عباس ابن سعید الجواہری** نے شانق کی زہروں پر تصنیف کتاب السموم کا ترجمہ خلیفہ ہارون الرشید کیلئے کیا۔ کتاب میں بتایا گیا تھا کہ زہروں کو دیکھ کر، چکھ کر یا ہاتھ لگا کر یا ظاہری علامات سے اس کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ زہریلی غذاؤں، زہریلے کپڑوں، قالینوں، بستروں، کھال کے رنگ اور آنکھوں کے پانی کی تفصیل سے وضاحت کی گئی تھی۔ اس کے ساتھ نشہ آور چیزوں اور زہروں کے تریاق بتائے گئے تھے۔ بادشاہوں کو نصیحت کی گئی تھی کہ وہ اس کتاب کو اپنی دولت کے صندوق میں دوستوں اور بچوں سے دور چھپا کر رکھیں۔

جابر ابن حیان کوفی نے ایک کتاب "زہر اور ان کے تریاق" کے نام سے چھ ابواب میں لکھی تھی۔ اس نے زہروں کی اقسام، ان کے طریقہ عمل، ان کی مقدار، ان کو دینے کے طریقے اور نشانہ زدہ عضو جو زہر سے متاثر ہوتا، ان کی تفصیل دی۔ اس نے انسانی بدن کے اعضاء پر عمومی اظہار خیال کیا اور بتایا کہ چار انسانی اخلاط پر خطرناک ادویاء اور جلاب والی دواؤں کا کیا اثر ہوتا ہے۔

فارمیسی کا آغاز

علم الادویہ (صیدنا) کو طب سے الگ بطور پیشہ کے نویں صدی میں اپنایا گیا تھا۔ صیدنا کا تاریخی پس منظر یہ ہے کہ اسلامی ممالک میں صندل کا استعمال آٹھویں صدی میں شروع ہوا تھا۔ جلد ہی یہ دواسازی کے پیشہ کا جزو لاینفک بن گیا۔ دواساز کو صیدنانی یا صیدلانی (صندل کا کاروبار کرنیوالا) کہا جانے لگا۔ صیدنا سے مراد دواخانہ تھا۔ ہندوستان میں صندل (چاندن، چاندن) کا استعمال بے دریغ ہوتا تھا۔ عربی میں عنبر فروخت کرنیوالے کو عنباری کہتے تھے اس لئے جو صندل فروخت کرتا تھا اس کو صیدلانی یا صندلانی کہا جانے لگا۔ دواخانے (عطار) کو الداری کہا جاتا تھا کیونکہ وہ جہاز جو ہندوستان سے مشک، مصالحے لاتے تھے وہ دیرین Darien کی بندرگاہ میں لنگر انداز ہوا کرتے تھے۔ عرب دواخانے (عطارین) جہاں عطر اور خوشبودار مفردات فروخت ہوتے تھے، زیادہ تر صندل فروخت نہیں کرتے تھے، اس کی وجہ شاید یہ تھی کہ عرب میں صندل کا درخت عام نہیں تھا۔ محمود غزنوی کے درباری عالم ابوریحان بیرونی کا کہنا ہے کہ عربی میں دوائی کیلئے لفظ (عقر) شامی کے لفظ سے مشتق ہے جس کے معنی درخت کے تنے کے ہیں بعد میں عقر کا لفظ درخت کے ہر حصہ کیلئے استعمال ہونے لگا۔ اس لئے عربوں کی مخزن الادویاء کا نام عقاقیر بن گیا۔

بغداد اس وقت علم و حکمت کا مرکز تھا۔ یہاں لوگوں کی اپنی اپنی ذاتی فارمیسی کی دکانیں تھیں۔ رفتہ رفتہ یہ رجحان مضافات اور دوسرے شہروں میں پھیل گیا۔ ان دواخانوں کے چلانے والے عطار علم الادویہ کے ماہر اور علم یافتہ لوگ ہوتے تھے جن کو دوائیوں کے مرکب بنانا، ان کو سٹور کرنا اور ان کو محفوظ رکھنے کا خوب علم ہوتا تھا۔ سرکاری ہسپتالوں میں دواخانے ہوتے تھے جہاں مفرح مشروبات، سفوف، مرہم بڑے پیمانے پر تیار کئے جاتے تھے۔ ادویہ بنانے والوں اور دواخانوں کی نگرانی سرکاری آفیسر یعنی محتسب کرتا تھا۔ یہ سرکاری انسپکٹر ترازو اور وزنوں کی جانچ پڑتال کرتے اور یہ دیکھتے تھے کہ دوائیوں میں استعمال ہونیوالی جڑی بوٹیاں سچی اور کھری ہیں۔ اس کوالٹی کنٹرول کا مقصد عوام کی صحت کی حفاظت کرنا تھا۔

نویں صدی میں دواخانے

نویں صدی میں جس شخص نے علم الادویہ میں قابل ذکر اضافے کئے وہ **یوحنا بن مساویح** (وفات 857ء) تھا۔ ابن مساویح نے شفا دینے والے پودوں پر ایک مقالہ لکھا جس میں ان کے طبعی خواص سمیت، ان میں ملاوٹ کے طریقوں، ان کے معالجاتی اثرات بتاتے ہوئے 30 پودوں کا ذکر کیا تھا۔ مثلاً عنبر اسود کا ذکر کرتے ہوئے وہ کہتا ہے کہ اس کی کئی ایک اقسام ہیں مگر ان میں سے سب سے اچھی نیلے رنگ کی یا سیاہی مائل رنگ کی ہوتی جس کا نام الصلا حتی ہے۔ اس نے معدے اور جگر کے امراض کیلئے زعفران کا استعمال تجویز کیا۔ اس نے کہا کہ صندل چاہے پیلے رنگ کی، یا سفید یا سرخ رنگ کی ہو، ہندوستان سے برآمد کی جائے جہاں یہ عطر بنانے میں استعمال ہوتی ہے۔ طب پر اس نے اپنی کتاب میں تجویز کیا کہ بیماری کے خلاف فطری دفاع کیلئے جڑی بوٹیاں استعمال کی جانی چاہئیں۔ اس نے طبیبوں سے کہا کہ وہ تجربہ سے ہر مرض کیلئے ایک علاج بتائیں۔ ایسا طبیب جو صرف غذا کے پرہیز سے دوائیوں کے بغیر علاج کر سکے، اس کی نظر میں ایسا طبیب سب سے کامیاب کاریگر تھا۔ اس کی شاہکار تصنیف مشجر الکبیر جدولی طور پر مرتب کی ہوئی بیماریوں اور دوائیوں یا غذا سے علاج پر قاموسی کتاب تھی۔ اس نے چھوٹے چھوٹے رسالے بھی لکھے جیسے "جو کے پانی پر"، یعنی اس کو کیسے تیار کیا جائے، اس کا معالجاتی طریقہ استعمال۔

ابوحسن علی بن سہل ربن طبری کو خلیفہ معتصم (وفات 842ء) نے سرکاری افسر اور طبیب مقرر کیا تھا۔ طبری نے طب پر بہت سی کتابیں زیب قرطاس کیں جن میں سے سب سے مشہور فردوس الحکمہ کو اس نے 850ء میں مکمل کیا تھا۔ کتاب میں مختلف عوارض اور ان کے علاج کے علاوہ مخزن الادویہ، خوردنی اناج، مخصوص غذاؤں، جانوروں کے معالجاتی استعمال، پرندوں کے اعضاء کے استعمال نیز دواؤں کے بنانے اور ان کے بنانے کے طریقوں پر بھی کئی ایک ابواب ہیں۔ طبری نے کہا کہ ہر دوائی کی شفائی تاثیر کی قدر کو کسی مخصوص بیماری کے ساتھ مصالحت کی جانی چاہئے۔ اس نے طبیب کو نصیحت کی کہ وہ علاج میں معمول کا شکار نہ ہو جائے۔ اس نے دوائیوں کے اجزاء کی نشاندہی کرتے ہوئے بتایا کہ سیاہ رنگ کا ہلیلہ جو دواؤں میں استعمال ہوتا وہ سب سے اچھا کابل (افغانستان) میں پایا جاتا ہے، جبکہ اچھے لونگ کریٹ Crete کے جزیرہ سے، ایلو نامی درخت کا رس سکوٹرہ Socotra اور خوشبودار مصالحے ہندوستان میں پائے جاتے ہیں۔ دوائیوں کو سٹور کرنے کیلئے اس نے گلاس کے برتن تجویز کئے، جبکہ مائع دوائیوں کیلئے اس نے مٹی کے برتن تجویز کئے، چکنائی والی اشیاء کیلئے سیسے کے برتن، آنکھوں کے مرہم کیلئے چھوٹے مرتبان۔ زخم جو ناسور بن گئے ہوں ان کیلئے اس نے مرہم بنایا جو دفران Juniper-gum، چکنائی، گھی اور رال (پچ) سے بنایا گیا تھا۔ مزید

برآں اس نے کہا کہ ایک مثقال (4 گرام) افیون سے گہری نیند آتی مگر اس سے موت بھی واقع ہونا ممکن ہے۔

پہلی قرابادین

عربی زبان میں سب سے پہلی دواسازی کی تراکیب کے مجموعہ کی کتاب (قرابادین) **صبور بن سہل** (وفات 869ء) نے تیار کی تھی۔کتاب میں طبی نسخے، دوائیوں کے بنانے کے طریقے، مرکب ادویاء، ان کی تاثیر، دوائیوں کے ردعمل، ان کی مقدار، اوران کے دینے کے طریقے بیان کئے گئے تھے۔ دوائیوں کے فارمولے ان کی اقسام یعنی گولیوں، سفوف، مرہم، شربت، وغیرہ کے مطابق دئے گئے تھے۔صبور کی یہ جامع کتاب ان معنوں میں منفرد تھی کہ یہ دوا سازوں کیلئے گائیڈ بک تھی جنہیں وہ اپنی نجی دکانوں یا ہسپتالوں میں استعمال کرسکتے تھے۔چنانچہ فارمیسی کی تاریخ میں یہ سب سے پہلی صحیح معنوں میں قرابادین (فارمولری) تھی۔مشہور عالم سائنسدان یعقوب بن اسحٰق الکندی بھی فارمیسی پر کتابیں ضبط تحریر میں لایا تھا۔ اس کی فلاسفی، ریاضی، اسٹرالوجی میں کنٹری بیوشن طب اور طریقہ علاج کی نسبت بہت زیادہ تھیں۔ وہ کیمیاگری کے سخت خلاف تھا اوران کے دعووں اور طریقوں کو اس نے باطل قرار دیا تھا۔ وہ دواسازوں کی تربیت اور لائسنس پر زیادہ زور دیتا تھا۔

حنین بن اسحٰق نے اپنی لا جواب تصنیف مقالہ عشر العین 860ء میں مکمل کی تھی۔اگرچہ پہلے نو ابواب میں آنکھوں کے عوارض کیلئے مخصوص ہیں مگر دسویں مقالہ میں آنکھوں کی بیماریوں کیلئے مرکبات کی تفصیل دی گئی تھی۔حنین نے عربی زبان میں جو تراجم کئے تھے ان کے عوض خلیفہ ہارون الرشید ہر کتاب کے وزن کے برابر کا اس کو سونا دیا کرتا تھا۔اس نے دیسقوریدیس کی مخزن الادویہ کے ترجمہ کی تصحیح کی جو اس کے شریک کار **استفان بن باسل** نے نویں صدی میں کیا تھا۔ چنانچہ اس کے بعد قرابادین کی کئی کتابیں عربی زبان میں منصۂ شہود پر آئی تھیں۔

بڑے بڑے ہسپتالوں جیسے بغداد کے عدود الدولہ ہاسپٹل میں کثیر تعداد میں انتظامی اور تکنیکی پیشہ ور افراد ملازمت کرتے تھے۔ہسپتال کا منتظم ایسا ہوتا تھا جس کو طب میں مہارت نہیں ہوتی تھی۔اس کی مدد چیف میڈیکل آفیسر (متولی) کرتا تھا جو طبیب ہوتا تھا۔ہسپتال کے انتظامی امور کا تیسرا رکن شیخ صیدلانی ہوتا تھا جو چیف کیمسٹ اور ڈسپنسری کا نگران ہوتا تھا۔عباسی دورحکومت کے دوران انسپکٹر جنرل آف ہاسپٹلز کی پوسٹ بنائی گئی تھی۔اس عہدے کا حامل عموماً اسلامی دنیا کا سب سے ممتاز طبیب ہوتا تھا۔چیف کیمسٹ کا کام اس ڈیپارٹمنٹ کی نگرانی تھا جہاں دوائیاں تیار کی جاتی تھیں۔شہرۂ آفاق ماہر نباتات ضیاءالدین ابن بیطار، 1266ء میں چیف کیمسٹ کے عہدہ پر متمکن ہوا تھا۔

علم الادویہ پر کتابیں

ادویہ کی تیاری اوران کے استعمال پر خاص قسم کا لٹریچر پایا جاتا تھا۔شروع شروع میں مسلمان ماہرین ادویہ کا علم ان 500 جڑی بوٹیوں پر مبنی تھا جو یونانی عالم دیسقوریدیس نے اپنی قرابادین میں دی تھیں۔دواؤں پر متعدد کتابیں فارسی اور عربی زبان میں لکھی گئی تھیں۔ تمام میڈیکل انسائیکلوپیڈیاز میں ایک باب مخزن الادویہ پر ہوتا تھا جبکہ ایک اور باب میں مرکبات بنانے کے نسخے دئے ہوتے تھے۔مثلاً مشہور ایرانی طبیب زکریا الرازی نے کتاب الحوی میں 829 دوائیوں کا ذکر کیا تھا۔طبی نسخوں کے مجموعے (فارمولریز) بھی تالیف کی جاتی تھیں جن میں دواؤں کے نسخے چند ایک خاص ہسپتالوں کیلئے تالیف کی جاتی تھیں۔دوائیوں کی تقسیم یوں تھی: مفردات اور مرکبات۔ایسی دوائیوں کے اثرات درست اور مکمل طریقے سے ضبط تحریر میں لائے جاتے تھے۔

ابوریحان بیرونی

اسلامی دواسازی کے ذریعہ بہت ساری نئی ادویہ، جڑی بوٹیاں علم الادویہ میں متعارف ہوئی تھیں۔جیسے سنا کا پھلی دار پودا، صندل کا تیل، مشک، گندھ رس، موٹی دارچینی، جائفل، لونگ، میٹھا تیلیا، عنبر اسود اور پارہ۔مشرق کے اسلامی اور اندلس میں بادشاہی خاندان کے افراد کیلئے دوائیاں معروف وممتاز طبیب تیار کیا کرتے تھے۔ اس کی مثال حکیم ابن سینا، مجوسی اور ابوالقاسم الزہراوی ہیں۔بحیثیت پروفیشن کے حصہ کے طور پر فارمیسی کا پیشہ طب کے پیشہ سے آزاد اور الگ ہو گیا تھا۔اس لئے فارمیسی کو ضروری آلات مہیا کرنے اور اعلیٰ درجے کا علیحدہ پروفیشن مانا جاتا تھا۔افغانستان کے علامہ دہر ابوریحان بیرونی (وفات 1053ء) نے اپنی کتاب صیدنا فی الطب میں اس بات پر زور دیا تھا کہ طالبعلموں کیلئے روزانہ عملی مہارت کے علاوہ اکیڈیمک ٹریننگ حاصل کرنا بھی ضروری تھا۔وہ دواساز کی تعریف یوں بیان کرتا ہے: "**ایک پیشہ ور جو دوائیوں کے جمع کرنے میں مہارت رکھتا ہو، وہ سب سے بہترین مفرد یا مرکب دوائی کا انتخاب کرسکتا ہو اوران چیزوں سے بہترین طریقوں اور تکنیکوں کو بروئے کار لاتے ہوئے جن کو شفا کے اس فن کے ماہرین نے تجویز کیا ہو، وہ بہترین نسخے تیار کرسکتا ہو**"۔ بیرونی نے مزید کہا کہ ماہر دواساز ایک دوائی کی بجائے دوسری دوائی کو استعمال میں لاسکتا ہو یا اس کو رد کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔علاج کیلئے کشید کیا ہوا مائع، مرہم، تیل یا دھونی کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔چنانچہ کسی دوائی کا متبادل تلاش کرتے وقت یہ تمام باتیں اور اشیاء ملحوظ خاطر رہیں۔اگر کسی کے پاس یہ پیشہ ورانہ علم نہ ہو تو وہ اپنے پیشہ ورانہ مقاصد میں کامیاب نہیں ہوگا۔

شیخ الرئیس ابن سینا

حکیم ابن سینا (وفات 1038ء) نے فارمیسی کے علم میں خاطر خواہ اضافہ کیا۔ اس نے 760 دوائیوں کی تفصیل کتاب القانون میں دیں۔ فارمیسی کے علم میں اس کی سب سے اہم کنٹری بیوشن یہ تھی کہ کسی نئی دوائی کے اثرات جاننے کیلئے کون سے اصول مدنظر رہنے چاہئیں۔ یہ اصول آج بھی ہمارے دور میں کلینیکل ڈرگ ٹرائلز کی بنیاد ہیں:۔

(1) نئی دوائی کو مفرد بیماری پر آزمایا جائے نہ کہ مرکب بیماری پر۔

(2) نئی دوائی کو بیماری کی دو متضاد قسموں پر آزمایا جائے کیونکہ بعض دفعہ دوائی ایک بیماری سے شفا دیتی مگر بعض دفعہ حادثاتی طور پر۔

(3) نئی دوائی کے عمل کے وقت کا مشاہدہ کیا جائے تا کہ اس کے ست یا جوہر اور اس کے عمل کو گڈمڈ نہ کر دیا جائے۔

(4) نئی دوائی کا عمل لگاتار اور مختلف صورتوں میں دیکھا جائے، کیونکہ اگر ایسا نہیں ہوا، تو یہ حادثاتی تھا۔

(5) دوائی کے خواص بیماری کی شدت کے مطابق ہونے چاہئیں۔مثلاً بعض دوائیوں کی حرارت بعض بیماریوں کی ٹھنڈک کی نسبت کم ہوتی، یوں ایسی دوائی کا اثر مریض پر کچھ بھی نہیں ہوگا۔

(6) دوائیوں کی آزمائش انسانوں پر کی جائے، کیونکہ دوائی کو اگر شیر یا گھوڑے پر آزمایا جائے تو اس کا اثر انسان پر پتہ نہیں چل سکے گا۔

زہروں کا مطالعہ

گیارہویں صدی میں زہروں کا مطالعہ مسلمان دواسازوں کی دلچسپی کا مرکز بنا رہا تھا۔ اس ضمن میں منقص بن حسین بن مبارک کا نام سر فہرست ہے جس نے ایک کتاب 1091ء میں مکمل کی اور اس کو یمن کے وزیر مملکت مفضل بن ابی برکات کے نام سے معنون کیا تھا۔ابن مبارک نے نصیحت کی کہ دو خطرناک چیزوں کا ہر صورت میں احتراز کیا جانا چاہئے۔ایک روحانی تو خطرہ ہے یعنی ہر قسم کی نفرت، حسد، اور بغض کو انسان جسم سے نکال پھینکے کیونکہ اس طرح کرنے سے انسان مشکل اور مصیبت دونوں سے چھٹکارا پالیتا ہے۔ دوسرا خطرہ ان زہروں سے ہے جو تھوڑے وقت کیلئے بھی جسم کے اندر سم قاتل ہوتے ہیں۔ زہر دشمن کے ہاتھ میں پوشیدہ ہتھیار ہوتے جن سے بدلہ لیتا اور ہلاکت کا باعث بھی ہوتا ہے۔ ابن مبارک کو دراصل اپنے وزیر کا تحفظ مقصود تھا جو ہر وقت خادموں، وزیروں، دشمنوں میں گھرا ہوتا تھا۔اس لئے اس نے زہروں اور غذا، مشروبات، اور وہ چیزیں جن سے خوشبو آتی جیسے پھول ان میں خفیہ زہروں پر کتاب لکھنے کا ارادہ کیا تھا۔اس نے زہروں کے تریاق پر بھی کتاب لکھی جس میں ہندوستان کے حکماء کے نسخے شامل کر دئے گئے تھے۔کتاب میں اس نے بتایا کہ انسان اپنے رشتہ داروں، مصاحبوں اور دشمنوں سے ہر وقت کن طور طریقوں سے آگاہ رہے۔اس نے زہر کی علامتیں بیان کیں، اور غذا میں شامل کئے جاسکنے والی اشیاء کے خواص بیان کئے۔کتاب کا سب سے دلچسپ حصہ وہ ہے جہاں اس نے بے جان اشیاء میں زہر کے اثرات کو بیان کیا۔اگر دودھ میں زہر ملا دیا جائے تو یہ مختلف رنگوں سبز اور پیلے، سرخ کی طرح نظر آئے گا اور جھاگ کی طرح لگنے لگے گا۔اگر مکھن میں زہر ڈال دیا گیا ہو تو یہ فاسد اور پگھلا ہوا لگے گا۔زہر بھرے تیل کا رنگ ڈوبتے سورج کی طرح ہوگا جبکہ تلوں والے تیل کا رنگ سیاہ فام اور بادلوں کی طرح نظر آنے لگے گا۔زہر والے کورے لٹھے کے کپڑے کا رنگ پیلا ہو جائیگا۔زہر والے لوہے کے برتن، تیر اور تلواریں سیاہی مائل رنگوں کی ہو جائیں گی۔

ابن بیطار کی مخزن الادویہ

اسلامی سپین کا **ضیاء الدین ابن بیطار** (1189-1270ء) قرون وسطیٰ کا سب سے مشہور ماہر ادویاء (ڈرگسٹ) اور ماہر نباتات تھا۔وہ مویشیوں کا علاج کرنیوالے خاندان (بیطار) میں پیدا ہوا تھا۔ اس نے نباتات کا علم ذاتی مشاہدات اور تجربات سے حاصل کیا تھا۔1219ء میں اس نے تحقیق کیلئے سپین، مصر (دس سال)، عرب، شام، عراق کی سیاحت کی تاکہ جڑی بوٹیوں کے نمونے اکٹھے کرسکے۔اس کے شاگردوں میں سے ایک مشہور شاگرد ابن ابی اصیبعہ تھا جس نے 600 مسلمان اطباء کی سوانح حیات ڈکشنری عیون الانباء فی طبقات الحکماء تیار کی۔نباتات پر اس کی پہلی کتاب المغنی فی الادویۃ المفردۃ تھی۔ضیاء الدین نے دوسری کتاب الجامع المفردات الادویہ الاغذیہ (مطبوعہ قاہرہ 1291ء) میں نباتات، جمادات، معدنیات اور حیوانات کے سلسلہ میں معلومات کو حروف ابجد کے مطابق یکجا کر دیا۔اس نے اب تک کے سائنسدانوں کے تجربات کو قلمزد کیا تھا۔جالینوس، بقراط، ڈیسقورڈیس،

باقی صفحہ 4 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم اسفندیار صاحب ولد مکرم امجد علی صاحب گجرات موٹرسائیکل حادثہ میں شدید زخمی ہوگئے تھے۔ آئی سی یو شیخ زاید ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب ابن مکرم مرزا امجد بیگ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے دل کا آپریشن شیخ زاید ہسپتال میں ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ آئی سی یو میں داخل ہیں بے حد کمزوری ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مبارک احمد ناصر صاحب گرین ٹاؤن لاہور کے دل کا آپریشن ہوا ہے جو کہ پی آئی سی ہسپتال میں ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا کمزوری زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اکرم کاشمیری صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹوسان ایریزونا امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر احمد غلام محمد صاحب مرحوم ابن حضرت صوفی غلام محمد صاحب مربی ماریشس بقضائے الٰہی 93 سال کی عمر میں 15 جنوری 2011ء کو امریکہ میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 21 جنوری کو بعد از نماز جمعہ محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ناظر دعوت الی اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نماز اور تلاوت قرآن پاک کی پابند تھیں خلافت سے والہانہ عشق تھا۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کرتی رہتی تھیں اولاد کو بھی آخری دم تک خلافت سے وابستگی کی تلقین کرتی رہیں۔ آپ نے پسماندگان میں 3 بیٹے مکرم ڈاکٹر رشید احمد خان صاحب امریکہ، مکرم طارق احمد خان صاحب امریکہ، مکرم ڈاکٹر بلال احمد خان صاحب امریکہ، پانچ بیٹیاں مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ، مکرمہ طیبہ احمد صاحبہ امریکہ، مکرمہ بشریٰ کاشمیری صاحبہ امریکہ، مکرمہ فوزیہ ملک صاحبہ امریکہ اور مکرمہ غزالہ مسعود صاحبہ آسٹریلیا چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے خاص فضل سے جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم منظور احمد صاحب کارکن وکالت التبشیر تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ مکرمہ سردار بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد ابراہیم صاحب بعمر 73 سال چند روز بیمار رہنے کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورخہ 31 جنوری 2011ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں مرحومہ اور میرا ساتھ 51 برس سے زائد رہا۔ اس تمام عرصہ میں میری ممد و معاون رہیں خاندان اقدس اور سلسلہ کے بزرگوں کی خدمت کو ہمیشہ اپنی سعادت سمجھتیں مہمان نواز، دھیمہ لہجہ رکھنے والی اور نماز کی پابند تھیں۔ مورخہ 2 فروری 2011ء کو بیت الصادق دارالعلوم غربی میں محترم مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم نے بعد نماز عصر ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے 6 بیٹے اور 3 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں جو کہ بفضل اللہ تعالیٰ سب شادی شدہ ہیں۔ بڑا بیٹا مکرم منصور احمد وکالت مال ثانی شعبہ کمپیوٹر میں خدمت کی سعادت 30 سال سے زائد عرصہ سے پا رہا ہے احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم جمیل احمد صاحب کارکن وکالت علیا تحریک جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ خورشید انجم صاحبہ بیوہ مکرم ڈاکٹر ظریف احمد خان صاحب مورخہ 24 جنوری 2011ء کو بعمر 74 سال انتقال کر گئیں مرحومہ سادہ زندگی گزارنے والی اور نمازوں کی پابند تھیں۔ سوگواروں میں 3 بیٹیاں اور 2 بیٹے چھوڑے ہیں۔ 25 جنوری کو بیت المبارک میں بعد نماز عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں بعد از تدفین مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ احباب کرام سے ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

DOW یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کراچی نے درج ذیل شعبہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ دوسالہ ماسٹر ان فزیو تھراپی۔ داخلہ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 12 فروری 2011ء ہے

چار سالہ بیچلر ان آرتھو ٹیکس اینڈ پروستھیٹکس۔ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 15 فروری 2011ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ وزٹ کریں۔

www.duhs.edu.pk

یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب نے بی کام (آنرز)، بی ایس (آنرز)، اپلائیڈ اکاؤنٹنگ اور ایم کام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 19 فروری 2011ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ وزٹ www.ucp.edu.pk کریں۔

فون نمبر: 042-35880007

(نظارت تعلیم)

ملازمت کا موقع

گورنمنٹ آف پاکستان منسٹری آف انڈسٹریز اینڈ پروڈکشن کے تحت پاکستان انڈسٹریل ٹیکنیکل اسسٹنس سینٹر میں مختلف ٹیکنیکل کورسز میں معمولی فیس کے ساتھ داخلہ جاری ہے۔ اس میں کمپیوٹر فاؤنڈیشن، موبائل ریپئرنگ، پائپنگ ڈیزائن، پلمبر، آٹو کیڈ CNC.CNC Machining Centre TIG/MIG Welding, Lather وغیرہ مزید تفصیلات کیلئے www.pitac.gov.pk فون نمبر 042-99230701-99230699 نیز مورخہ 30 جنوری 2011ء کا اخبار جنگ ملاحظہ کریں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

تصحیح

مکرم محمد اکرم بٹ صاحب امریکہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد اسلم بٹ صاحب کریم نگر فیصل آباد مورخہ 19 جنوری 2011ء کو وفات پا گئے تھے۔ ان کا اعلان سانحہ ارتحال 7 جنوری 2011ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہوا۔ اس میں ان کا نام غلطی سے بھجوانے والے نے محمد اکرم لکھ دیا تھا۔ درست نام کے ساتھ سانحہ ارتحال روزنامہ الفضل میں مورخہ 24 جنوری 2011ء کو شائع ہو چکا ہے۔

کشاعی
ازالہ قبض کیلئے
مفید گولیاں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

یوم تحریک جدید

امراء اضلاع، صدران جماعت اور مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا پہلا ''یوم تحریک جدید'' 8/اپریل 2011ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر امراء و صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق پروگرام منعقد کر کے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔ اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے۔

1۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کریں۔

2۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

3۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

4۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

5۔ جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کرلیں۔

6۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

7۔ حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے۔

8۔ مقاصد تحریک جدید کیلئے خاص دعا کریں۔

9۔ تحریک جدید کے اعلان سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احباب جماعت کو اپنے تنازعات ختم کرنے کی خصوصی تحریک فرمائی تھی۔ موجودہ دور میں اس کی طرف بھی احباب جماعت کو خصوصی توجہ دلائی جائے۔

نوٹ:۔ اگر کسی وجہ سے 8/اپریل کو 'یوم تحریک جدید' نہ منایا جاسکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو ''یوم تحریک جدید'' منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک ربوہ)

☆......☆......☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

17 فروری 2011ء

12-15 am	عربی سروس
1-20 am	ریئل ٹاک
2-25 am	گلشن وقف نو
3-25 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء
4-30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 فروری 2011ء
5-40 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اورخبرنامہ
6-15 am	تلاوت
6-30 am	سیرت النبی ﷺ
6-50 am	لقاءمع العرب
7-55 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اورخبرنامہ
8-30 am	زندہ لوگ
8-55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 مئی 2005ء
9-00 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء
11-00 am	تلاوت
11-15 am	درس ملفوظات
11-50 am	کچھ یادیں کچھ باتیں
12-35 pm	یسرنا القرآن
1-10 pm	فیتھ میٹرز
2-15 pm	آئینہ
3-05 pm	انڈونیشین سروس
4-10 pm	پشتو سروس
5-00 pm	تلاوت
5-15 pm	زندہ لوگ
5-55 pm	بنگلہ سروس
7-00 pm	ترجمۃ القرآن
8-10 pm	کچھ یادیں کچھ باتیں
9-00 pm	خبرنامہ
9-20 pm	فیتھ میٹرز
10-30 pm	یسرنا القرآن
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	گلشن وقف نو

18 فروری 2011ء

12-30 am	فیتھ میٹرز
1-30 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء
2-40 am	ترجمۃ القرآن
4-05 am	کچھ یادیں کچھ باتیں
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اورخبرنامہ
5-35 am	تلاوت
5-45 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-20 am	لقاءمع العرب
7-35 am	تاریخی حقائق
8-05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-50 am	ترجمۃ القرآن
9-55 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء
11-05 am	تلاوت اور درس حدیث
11-30 am	تاریخی حقائق
12-10 pm	زندہ لوگ
12-35 pm	گلشن وقف نو
1-40 pm	سرائیکی سروس
2-30 pm	راہ ھدیٰ
4-00 pm	انڈونیشین سروس
4-55 pm	تلاوت
5-05 pm	زندہ لوگ
6-00 pm	خطبہ جمعہ Live
7-10 pm	درس حدیث
7-20 pm	بنگلہ سروس Live
9-30pm	خبرنامہ
9-50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 فروری 2011ء
11-05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	گلشن وقف نو

☆......☆......☆

خبریں

صدر حسنی مبارک کا مستعفی ہونے سے انکار

مصر کے صدر حسنی مبارک نے قوم سے خطاب میں مستعفی ہونے اور غیر ملکی ڈکٹیشن قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے اپنے تمام تر اختیارات نائب صدر عمر سلیمان کے سپرد کرنے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں دوبارہ انتخاب میں حصہ نہ لینے کے وعدے پر قائم ہوں۔ جو لوگ اس بحران کے دور میں جاں بحق ہوئے۔ مجھے ان کے اہل خانہ سے ہمدردی ہے۔

مردان، خودکش دھماکہ 33 جوان جاں بحق 40 سے زائد زخمی

مردان کے فوجی تربیتی مرکز پر خودکش حملے کے نتیجے میں سیکیورٹی فورسز کے 33 زیر تربیت جوان جاں بحق اور 40 سے زائد زخمی ہو گئے۔ ذرائع کے مطابق جمعرات کی صبح تقریباً 8 بجے سکول کا یونیفارم پہنے ہوئے ایک کم عمر لڑکا پنجاب رجمنٹ سینٹر میں داخل ہو گیا اور پریڈ گراؤنڈ میں خود کو دھماکے سے اڑا لیا۔

حامد سعید کاظمی کے وارنٹ گرفتاری

حج کرپشن کیس میں وفاقی تحقیقاتی ادارہ ایف آئی اے نے سابق وفاقی وزیر مذہبی امور حامد سعید کاظمی کے وارنٹ گرفتاری عدالت سے جاری کرائے ہیں۔ وارنٹ گرفتاری جاری ہونے کے بعد ایف آئی اے کی ٹیمیں سابق وفاقی وزیر حامد سعید کاظمی کی گرفتاری کے لئے چھاپے مار رہی ہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 12۔فروری

طلوع فجر	5:26
طلوع آفتاب	6:52
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:54

قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ
زدجام عشق -/1500 | شباب آور موتی -/700
زدجام عشق خاص -/7000 | معجون فلاسفہ -/100
نواب شاہی -/9000 | حب ہمزاد -/90
سونے چاندی گولیاں -/900 | تریاق مثانہ -/300
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434,6211434

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکج
تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری 0345-4866677 0333-6708024
بیسمنٹ 25۔قیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور 042-5054243 7418584
نزد احمد فیبرکس

زرعی سکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
نیو فضل عمر پراپرٹی سنٹر
شبیر احمد وڑائچ نزد ربوہ بیٹری ریلوے روڈ ربوہ
فون:0331-7790301,0333-9791043

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

FD-10

PICK & PAY
پک پے اینڈ ایمیٹیشن جیولری اینڈ بیگز
(مبشر احمد۔ طارق سلیم)
⌘ ہر قسم کی امپورٹڈ ایمیٹیشن جیولری (اٹالین، انڈین، تھائی، چائنیز)
⌘ پرفیومز کی وسیع ورائٹی
⌘ امپورٹڈ ہینڈ بیگز
کالج روڈ نزد چرغہ ہاؤس دارالبرکات ربوہ
فون:047-6215551 موبائل: 0333-9795347, 0333-6714012

اٹھرا کے لئے برسوں سے آزمودہ
حب مفید اٹھرا
تھوک پرچون پر حاصل کریں دوافروشوں کیلئے خصوصی رعایت
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ
حکیم منور احمد عزیز
26 بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0334-6201283
0333-6706687

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ شفاء خدا دیتا ہے۔
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Welcome to:
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD. State Bank Licence No.11
Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230,35713728,35752796,35713421,35750480
Fax: 35760222 E-mail: amcgul@yahoo.com